نمبر ۱۱۳ | مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۰ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ محرم ۱۳۴۹ء | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

۱۶ ارجون بروز پیر بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جناب مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے ذکر حبیب کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے واقعات بیان فرمائے۔

ملک غلام حسین صاحب جو حج کے لئے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ ان کے ساتھ دیگر مقامات کے جو احمدی گئے تھے۔ وہ بھی بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ ملک صاحب راستہ میں بیمار ہو گئے تھے۔ اور ابھی تک کمزور ہیں۔ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تفسیر القرآن حضرت خلیفۃ المسیح چھپ رہی ہے

احباب کرام تک کئی دفعہ یہ مژدہ پہنچایا جا چکا ہے کہ وہ تفسیر القرآن جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تصنیف فرما رہے تھے چھپ رہی ہے۔ پہلی جلد انشاء اللہ پانچ پاروں یعنی سورہ یونسؑ سے لیکر سورہ کہف تک کی تفسیر پر مشتمل ہوگی صفحات کا اندازہ ۸۰۰ سے لیکر ۱۰۰۰ تک کیا گیا ہے۔ قیمت غالباً ساڑھے پانچ روپے سے چھ روپے تک ہوگی۔ پیشگی قیمت ادا کرنے والے احباب سے پونے پانچ روپے قبول کی جائے گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت سے خود فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسرے احباب کو بھی تحریک کریں۔ میرے پہلے اعلانوں پر احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ اور پیشگی رقوم ارسال کی ہیں۔ مگر جس توجہ کی ضرورت ہے۔ اسے احباب ابھی عمل میں نہیں لائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ پہلے جن احباب نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اس اعلان کے مطالعہ پر ضرور توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ تمام روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے ❖

پرائیویٹ سیکرٹری

الجماعۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

مصر سے واپسی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصر کا سفر نہایت مبارک ثابت ہوا۔ میں اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قدسی اور مبارک توجہ اور حضور کی اور جماعت احمدیہ کی دعاؤں کا نتیجہ یقین کرتا ہوں۔ اس چار ماہ کے قلیل عرصہ میں پندرہ اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے تین نوجوان ایسے ہیں۔ جو پہلے عیسائی ہو چکے تھے۔ نیز کئی مسیحی مشنوں کے پادریوں سے مباحثات ہوتے۔ جن میں انہیں شکست فاش ہوتی رہی۔ اخباروں میں بھی دو تین مرتبہ سلسلہ کے متعلق ذکر آیا۔ اور جمعیۃ مکارم الاخلاق میں ایک پبلک لیکچر بھی ہوا جس میں تقریباً دو ہزار کی حاضری تھی۔ اس لیکچر کا حاضرین پر۔ اور پھر ان کے ذریعہ دوسروں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

سوڈان میں احمدیت

علاوہ ازیں ایک عظیم الشان فائدہ یہ ہوا۔ کہ سوڈان سے ایک تعلیم یافتہ شخص جو وہاں ایک سکول میں معلم ہیں۔ مصر میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے آئے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور دو تین مرتبہ ان سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آخر وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ ان کے داخل ہونے سے سوڈان میں بھی احمدیت کا بیج بویا گیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بار آور کرے۔ وہ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔ میں نے اپنے دوستوں کو تبلیغ کرنی شروع کر دی ہے۔ اور انہیں سلسلہ کی کتابیں بھی مطالعہ کے لئے دی ہیں۔ یکم مئی کو میں اور برادرم منیر الحصنی امیر جماعت احمدیہ دمشق مصر سے واپس آ گئے۔ اور برادرم منیر الحصنی نے چند دن حیفا قیام کیا۔ پھر واپس شام پہنچ کر تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو۔

نئے احمدی

مصر میں حسب ذیل اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

(۱) محمد مصطفیٰ خورشید (۲) عبد العزیز محمود عیسیٰ طالب علم بمدرسۃ التربیۃ العلمیہ الثانویہ (۳) محمد یوسف یوسف (۴) محمد سلیم عبد اللہ (۵) سوڈان سے محمد عثمان سنی مدرس بالمدرس الاہلیہ (۶) اور شام سے زکریا الاخضر (۷) احمد الاخضر (۸) صالح ابو صلاح الاسوقی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

عربی لٹریچر

الجماعۃ الاحمدیہ فی الدیار العربیہ کی طرف سے عربی زبان میں مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں۔ (۱) حیاۃ المسیح و وفاتہ (۲) التعلیم ترجمہ کشتی نوح (۳) میزان الاقوال (۴) الهدیۃ السنیۃ للفئۃ المبشرۃ المسیحیۃ (۵) البرهان الصریح فی ابطال الوهیۃ مسیح (۶) حکمۃ الصیام (۷) نداء عام لبنی قومی ولکل ناطق بالضاد (۸) تحقیق الادیان۔ کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں؟ (۹) الحق ابلج والباطل لجلج (۱۰) اظہار الحق۔ تین چار عدد ان کے علاوہ ٹریکٹ شائع کئے گئے جواب ختم ہو چکے ہیں۔ نداء عام اور البرهان الصریح کے جواب میں علماء حمص طرابلس الشام کی طرف سے تین رد شائع ہو چکے ہیں۔ جن کا جواب لکھا ہوا موجود ہے۔ مگر بوجہ عدم اخراجات طباعت اس وقت تک شائع نہیں ہو سکا۔ تقریباً ستر اسی صفحہ کی کتاب ہوگی۔ اس کا نام تجویز توضیح المرام فی الرد علی علماء حمص وطرابلس الشام رکھا ہے۔ اگر بعض ذی مقدرت احباب ہماری تھوڑی سی مدد کریں تو ایک ماہ کے اندر اندر ہم اسے شائع کر سکتے ہیں۔ ورنہ شاید دو تین ماہ تک ہمیں انتظار کرنا پڑیگا۔ جس قدر کوئی شخص یا جماعت ہمیں رقم روانہ کرے گی۔ ہم اسکے عوض میں انہیں مطبوعہ عربی کتب روانہ کر دیں گے۔

شکریہ

میں برادرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہم سے دو پونڈ کی کتابیں خریدیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ان کتابوں کا وہاں کے علماء پر اچھا اثر ہے۔ اگر اسی طرح دوسری جماعتیں بھی ہم سے عربی کتب خرید لیا کریں۔ تو ہر دو تین ماہ کے بعد ہم نئی کتاب شائع کر سکتے ہیں۔

درخواست دعا

آخر میں دعا کیلئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت اسلام [illegible]

الفضل کی مقبولیت

حکیم محمد عبد الرحمٰن صاحب مالک دواخانہ رحمانی ضلع حصار سے لکھتے ہیں۔

"الفضل میاں محمد ابراہیم صاحب کی دوکان پر میری نگاہ سے گزرا۔ میں آپ کے آزاد اور پابند شریعت اور سچے خیالات کو نہایت عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور پرچہ ہذا کو مسلمانوں کا سچا رہبر سمجھتا ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کے پرچے اور خیالات کی تبلیغ کروں۔

چندہ سالانہ دس روپے پرچہ کی خوبیوں اور عظمت کے اعتبار سے بہت کم ہے۔ بذریعہ وی۔ پی چھ ماہ میرے نام جاری فرماویں"۔

(۲) مولوی محمد سلیمان صاحب غوری اسلامیہ سکول فاضلکا سے رقمطراز ہیں۔ کہ

"اس شورش اور فتنہ کانگریس کے ایام میں مسلمانوں کو آپ کے اخبار کی رہنمائی کی از حد ضرورت ہے۔ مگر مسلمان ابھی ایسے تنگ نظر ہیں۔ کہ مخالف عقیدہ جماعت کے اعلیٰ نمونہ کو بھی دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ہ ہ ہ قادیان سے خواہ کیسی ہی بھی خواہ اسلام آواز اُٹھے۔ ان کے دماغوں میں نہیں سماتی"۔

یہ ان لوگوں کی تحسین کا ایک نمونہ ہے۔ جو ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کرام اپنے پرچہ کی توسیع اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اس کی آواز کو دُور دُور تک پہنچا دیں گے۔ کئی مستحقین ہیں۔ جو بوجہ غیر مستطیع ہونے کے اخبار نہیں خرید سکتے۔ اگر امدادی غریب فنڈ میں کچھ رقم احباب کی طرف سے جمع ہو جائے۔ تو ہم ان کے نام جاری کر سکیں۔ گذشتہ ایام میں درخواستیں جمع ہو گئی تھیں۔ جن کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکا۔

دوم۔ یہ ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ ہر احمدی اس کے خریدار ہوں۔ اور جو خریدار تھے۔ وہ خریداری منقطع نہ کریں۔ جیسا کہ وی۔ پی کے جانے پر دس فیصدی ہو جاتا ہے۔ احباب یکدل یک زبان ہو کر اٹھیں۔ اور "الفضل" کو اس قابل بنا دیں۔ کہ وہ مالی پہلو میں اطمینان حاصل کر کے ہفتہ میں تین بار باقاعدہ حاضر ہوتا رہے۔

منیجر الفضل۔

گذارش۔ اگر احباب اخبار کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے تجاویز ارسال فرمائیں۔ تو ان پر خصوصیت سے غور کیا جائیگا۔ ایڈیٹر

تبلیغی سیکرٹریوں کا نیا انتخاب

اندرون ہند و بیرون ہند کی تمام احمدیہ جماعتوں کے موجودہ تبلیغی سیکرٹریوں کی میعاد ۳۰ جون اور ۳۱ جولائی کو علی الترتیب ختم کر دی گئی ہے اس لئے تمام احمدیہ جماعتوں پر لازم ہے کہ نئے انتخاب جولائی ہندوستان کی جماعتیں اور ۳۱ جولائی بعد بیرونی جماعتیں [illegible] اپنے تبلیغی سیکرٹریوں کا از سر نو انتخاب کر کے ان کے اسماء خط و کتابت کیلئے مکمل پتوں سے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں بلا توقف اطلاع دیں۔ نئے انتخاب کیلئے جو ہدایات اس اعلان میں دی جائینگی۔ ان کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا جائے اور عہدیداران پر واضح کر دیا جائے کہ ۱۵ ر دسمبر [illegible] تک ڈیڑھ سال کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور بغیر معقول وجہ کے وہ اس عہدہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ تاکہ بار بار تبدیلیوں کی وجہ سے کام میں نقص واقع نہ ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

سائمن رپورٹ کے حصہ اوّل پر تبصرہ

۲

کمیشن کی رپورٹ کے بعض حصوں کے متعلق ہمیں ایک مذہبی جماعت ہونے کے لحاظ سے بھی احتجاج کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے:-

ہندو مسلمانوں کی باہمی شادیاں

مثلاً کمیشن اپنی رپورٹ میں ہندو مسلم کشیدگی کا ذکر کرتا ہوا اس کی ایک وجہ "باہمی شادیوں کا فقدان" قرار دیتا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کے لئے ان کا مذہب قطعاً یہ جائز نہیں رکھتا کہ وہ مسلمان خاتون کی شادی کسی غیر مسلم سے کریں۔ پس اگر ہندو مسلم کشیدگی کا ایک باعث "باہمی شادیوں کا فقدان" ہے۔ تو یہ قطعاً توقع نہ رکھنی چاہیئے کہ اس کے انسداد کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مسلمان کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ کہ کسی مسلمان عورت کی شادی غیر مسلم سے کریں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ غیر مسلم جو کسی نہ کسی آسمانی صحیفہ کے حامل ہیں۔ ان کی لڑکیاں مسلمان لے لیں۔ اور اس طرح باہمی شادیوں کا مقصد پورا ہو سکے:-

پردہ

کمیشن نے اپنی رپورٹ میں عورتوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں اگو واضح طور پر نہیں۔ لیکن مخفی طریق سے پردہ کے خلاف رائے ظاہر کی ہے۔ ہم کمیشن کی اس رائے سے قطعاً اتفاق نہیں کر سکتے۔ کہ اسلامی پردہ ملک کی ترقیات میں روک ہے۔ اگر اسلامی پردہ ملکی ترقیات میں روک ہوتا۔ تو گذشتہ کئی سو سال اسلام کی حکومت اس عظمت اور شان سے قائم نہ ہوتی۔ جس سے کہ قائم رہی ہے۔ اور باوجود پوری بے پردگی کے عیسائی حکومتوں نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کے آگے کامل عجز کے ساتھ سر جھکایا ہے۔ اور ایک ہزار سال تک متواتر اسلامی جھنڈے کی عظمت کا اعتراف لفظاً اور عملاً کیا ہے۔ پس وہ عورتیں جو ایک ہزار سال پردہ میں رہ کر دنیا کو علم و ادب کا سبق دیتی رہی۔ اور ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ اب بھی ان سے ایسے ہی کاموں کی امید کی جا سکتی ہے۔ اور کسی ترقی یافتہ قوم کی دنیوی کامیابیوں کو بغیر کسی اصل پر پرکھنے کے ایک خاص تمدنی حالت کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا کہ ایشیائی اقوام کی ترقی میں عورتوں کا پردہ روک ہے۔ ایسا ہی بے معنی ہے۔ جیسے یہ کہنا۔ کہ یورپ کی ترقی کا راز اس کی کثرت شراب نوشی میں مرکوز ہے:-

کمیشن کو اس قسم کی باتوں میں نہیں پڑنا چاہیئے تھا۔ جن سے لوگوں کے مذہبی جذبات اور احساسات وابستہ ہیں۔ اسے اپنا حلقہ عمل سیاسی امور تک ہی محدود رکھنا چاہیئے تھا:-

پنجابی مسلمانوں کے حقوق

کمیشن نے جس نقطہ نگاہ سے سکھوں کے حقوق کو دیکھا ہے۔ اس سے ہمیں شبہ پڑتا ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں کے حقوق کی کمیشن نے ایسی نگہداشت نہیں کی۔ جس کی پنجاب کے مسلمان امید رکھتے۔ اور جس کے وہ حقدار ہیں:-

کمیشن سکھوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"گذشتہ تیس سال سے سکھوں کی آبادی تیزی کے ساتھ بڑھ گئی ہے۔ اور صرف پنجاب کے ایک صوبہ میں اس زبردست قوم کا اجتماع جو فرقہ داری کی زبردست حامی ہے۔ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جسے بڑی اہمیت حاصل ہے اور جو خاص سلوک کی مستحق ہے":-

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ کمیشن کی خاص توجہ سکھوں کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ اگر کمیشن نے اپنی رپورٹ میں اس غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کا ہمیں شبہ ہے۔ اور پھر اگر گول میز کانفرنس اس غلطی کا ازالہ نہ کر سکی۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ مسلمان جو اس وقت تک بحیثیت قوم گورنمنٹ کے خلاف ہر قسم کی شورش سے علیحدہ رہے ہیں۔ وہ بھی شورش کی رو میں بہ جائیں گے:-

جداگانہ حق نمائندگی

ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی۔ کہ کمیشن نے مسلمانوں کے علیحدہ حق نمائندگی کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے۔

"ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ ان کی اکثریت کا لحاظ کیا جائے۔ نیز ان صوبوں میں جہاں یہ اقلیتیں ہیں۔ ان کے لئے کافی نیابت کا سامان بہم پہنچایا جائے"

لیکن مسلمانوں کا علیحدہ حق نمائندگی اس وقت تک کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔ جب تک کہ صوبوں کی حکومتیں فیڈرل اصول کے ماتحت نہ لائی جائیں۔ کمیشن اس بارے میں بہت حد تک خموش ہے۔ لیکن زبان اور مقامی حالات کی اس بحث سے جو کمیشن نے رپورٹ کے ابتدائی حصہ میں کی ہے۔ اگر یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہو۔ کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ کمیشن اپنی تجاویز کے حصہ میں فیڈرل طریق کی سفارش کرنیوالا ہے۔ تو بلاشبہ مسلمانوں کے لئے یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہوگا۔ اور ہندوستان کی آئندہ ترقی کے لئے یہ امر پیش خیمہ ثابت ہوگا:-

بہرحال کمیشن کی رپورٹ کا دوسرا حصہ جو چند دن تک شائع ہونے والا ہے۔ جب شائع ہو جائیگا۔ تو دنیا کے سامنے یہ بات آجائے گی۔ کہ سائمن کمیشن نے برطانیہ کے وعدوں اور مسلمانوں کے حقوق کا کس حد تک پاس کیا ہے:-

---

جمعیۃ العلماء کا کانگریس میں شرکت کا فیصلہ

نام نہاد جمعیۃ العلماء اپنے اجلاس امروہہ میں کانگریس میں شرکت کی قرارداد منظور کر چکی۔ اور اسے مذہبی فرض بتا چکی ہے۔ لیکن اس اجلاس اور منظوری کی حقیقت واضح کرنے کے لئے اس بیان کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جو ایک "خادم جمعیۃ" نے جن کا دعویٰ ہے۔ کہ

"جو کچھ میں نے جمعیۃ کے متعلق لکھا ہے۔ وہ حاشا وکلا کسی جذبہ نفرت پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ جمعیۃ کی محبت کے جذبہ سے متاثر ہو کر لکھا ہے"۔

"الامان" ۹ جون میں شائع کرایا ہے۔

اس اجلاس میں مجلس مرکزیہ کے ارکان کی تعداد صرف بیس تھی۔ حالانکہ کل تعداد ۳۲۴ ہے۔ پھر ان میں سے بھی صرف دس نے اس قرارداد کی تائید کی۔ اور وہ بھی کانگرسی مولویوں کے پروپیگنڈا اور ہر ممکن ذریعہ ترغیب سے متاثر ہو کر۔

"خادم جمعیۃ" صاحب کا بیان ہے۔ "اس قرارداد کے بعد پھر جس قدر قراردادیں پیش ہوئیں۔ سب میں نہایت اصرار سے پوچھا گیا۔ کہ کوئی صاحب مخالف ہوں تو ہاتھ اٹھائیں" لیکن اس قرارداد کے متعلق مطلقاً یہ سوال نہ کیا گیا۔ اور نہ ہی مخالفین کو اظہار رائے کا موقعہ دیا گیا":-

ان حالات میں جو قرارداد پاس کی گئی۔ وہ قطعاً قابل التفات نہیں۔ اور خوشی کی بات ہے۔ مسلمانوں نے اسے ایسا ہی سمجھا۔ اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی:-

ایک مسلمان خاتون کی علمی کامیابی

سائمن رپورٹ کے حصہ اول کا جو خلاصہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس میں کمیشن نے پردہ کو خواتین کی علمی ترقی میں روک قرار دیا ہے۔ اس کے خلاف ہم اصولی طور پر اسی پرچہ میں اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ اب ایک مثال سے کمیشن کی رائے کی غلطی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

میسور کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ

"بنگلور کی ایک مسلمان خاتون مسز اقبال النساء حسین نے بی۔اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں ان کی شادی ہوئی۔ اور شادی کے بعد آپ نے نوشت و خواند شروع کی۔ آپ نے سنہ ۱۹۲۶ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اور اب بی۔اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس دوران میں آپ محکمہ تعلیم کی ملازمت کے علاوہ ایک وسیع خاندان کے انتظامات کی ذمہ وار بھی تھیں۔ اور اس وقت آپ سات بچوں کی ماں ہیں۔ موصوفہ کا بڑا لڑکا اس وقت سینٹ جوزف کالج بنگلور میں ایف۔اے میں پڑھتا ہے۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ آپ نے یہ علمی کامیابی اسلامی پردہ کی پابندی میں حاصل کی ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان خواتین کو موقعہ دیا جائے۔ تو وہ اسلامی پردہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تعلیم میں ترقی کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تعلیمی محکموں میں مسلمانوں کو ضروری دخل حاصل ہو۔ تاکہ وہ مسلمان خواتین کے مناسب حال تعلیمی سہولتیں بہم پہنچا سکیں۔ اگر صوبجاتی حکومتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو مسلمان خواتین کی تعلیمی کمی جس پر سائمن کمیشن نے بہت زور دیا ہے۔ جلد دور ہو سکتی ہے۔

ہندو مسلمانوں میں اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے

سائمن کمیشن نے ہندوستان کی ترقی میں بہت بڑی روک ہندو مسلم کشیدگی قرار دی ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ ہندو بہت بڑی اکثریت میں ہوتے ہوئے بجائے اس کے کہ مسلمانوں سے احسان نہیں۔ تو کم از کم انصاف کا ہی سلوک کرتے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو یا تو بالکل مٹا دیں۔ یا اپنا غلام بنالیں چونکہ یہ دونوں صورتیں ناممکن ہیں جب تھوڑے سے مسلمان غریب الوطنی کی حالت میں آ کر ہندوستان کے حکمران بن سکتے ہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ آج سات آٹھ کروڑ ہم تیہ ہوتے ہوئے ہندوؤں کے ہاتھوں مٹائے جا سکیں۔ اسی طرح جن کی غلامی کو ہندوؤں نے صدیوں فخر سمجھا۔ وہ ان کی غلامی کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے ہندو مسلم کشیدگی دور نہیں ہو سکتی۔ ہندو اگر آج مسلمانوں کے حقوق ان کے حوالے کر دیں۔ تو آج ہی سارے جھگڑے طے ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس اس طرف تو قطعاً توجہ نہیں کی جاتی۔ اور سائمن کمیشن کے بیان کی تردید یہ کہہ کر کی جا رہی ہے کہ

"مذاہب چاہے ہزار ہوں۔ لیکن ہندوستان میں بسنے والے اولاد تو ہندوستانیوں ہی کی ہیں۔ ان کے اندر سے ہندوستانی بزرگوں کا خون تو نہیں نکل سکتا۔ جب خون ایک ہے۔ تو پھر قوم ایک کیوں نہیں"۔ (ملاپ ۱۲ جون)

اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ خون ایک ہے۔ اس لئے قوم بھی ایک ہے۔ تو بھی جب جھگڑا حقوق کی وجہ سے ہے۔ تو اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ حقوق کے جھگڑے تو سگے بھائیوں میں بھی اتحاد نہیں رہنے دیتے۔ پھر دو قوموں کا اس وقت تک کیونکر اتحاد ہو سکتا ہے۔ جب تک حقوق کا تصفیہ نہ ہو۔ بہتر ہو۔ کہ ہندو مسلمانوں کے حقوق ان کے سپرد کر دیں۔ اور پھر ایک قوم ہونے کا دعویٰ کریں۔

شراب کے خلاف پکٹنگ اور اسلام

وائسرائے ہند نے پکٹنگ کے متعلق جو آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس کے خلاف بعض مسلمان اس بناء پر آواز اٹھا رہے ہیں۔ کہ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنا اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ اور اس کی تائید میں یہ حدیث پیش کی جا رہی ہے۔ کہ

من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه۔ کہ جب کوئی برائی دیکھو تو اسے ہاتھ سے دور کرو۔ ورنہ زبان سے روکو۔ نہیں تو کم از کم دل میں ضرور برا مناؤ۔

اس حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

"منکرات شرعی پر مرتکبین منکرات کو ہاتھ اور زبان سے سرزنش کرنا مذہباً ضروری ہے"۔ (رحمت ۱۴ جون)

نیز لکھا ہے:۔

"آج اپنی حکومت نہ ہونے سے ہم میں ان مرتکبین منکرات کو ہاتھ سے سرزنش کی طاقت نہیں۔ لیکن اس آرڈیننس سے پہلے ہم زبان و دل سے نفرت کرنے کے ذریعہ ان مرتکبین منکرات کی اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔ × × × اور بہت آزاد طبع اسی کے خوف سے اس ناپاک ام الخبائث سے مجتنب رہتے تھے۔ لیکن آج اس آرڈیننس نے ہمارے ان حقوق کو بھی سلب کر دیا"۔

اگر اس حدیث کا یہی منشاء ہے کہ جو برائی دیکھو۔ اسے طاقت سے دور کرو۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے فعل کو کیوں ناپسند فرمایا۔ جس نے ایک یہودی کو اس لئے تھپڑ مارا تھا۔ کہ اس نے حضرت موسیٰؑ کو سب نبیوں پر فضیلت دی تھی۔

اسی طرح حدیثوں میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر میں اپنی آنکھ سے کسی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھوں۔ تو کیا میں اسے مار ڈالوں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اگر ایسا کرو گے تو تم قاتلوں میں شمار ہو گے۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ اسلام کا یہ ہرگز منشا نہیں۔ کہ ہر شخص ہر منکر کو اپنے ہاتھ سے دور کرنے کی کوشش کرے۔

صفحہ ۶ — ۱۹ جون ۱۹۳۰

حدیث کا مطلب

اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ صاحب اختیار اور ارباب حکومت کے لئے حکم ہے۔ کہ جب وہ کوئی بدی دیکھیں۔ تو اسے حکومت کی طاقت سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر صاحب اختیار ہی اس سے مراد ہیں۔ تو پھر دل میں برا منانے کا کیا مطلب ہوا؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض اوقات ارباب حکومت پر بھی ایسے آ جاتے ہیں جب شورش بڑھ جاتی۔ اور انتظام میں سخت دقتیں پیش آ جاتی ہیں مثلاً چند سپاہی ہوں۔ اور قانون شکن لوگوں کا جم غفیر ہو۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ہاتھ سے انہیں سزا دینا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے اوقات میں شریعت کا یہی حکم ہے۔ کہ انہیں چاہیئے۔ وہ دل میں ان شورش پسندوں کی حرکات سے نفرت کا اظہار کریں اور ایسا رویہ رکھیں۔ کہ شورش پھیلانے والے ان کے رویہ سے زیادہ جرات نہ پائیں نہ بیباک نہ ہوں۔ کہ وہ بھی اس سیلاب میں بہہ جائیں۔

پس یہ شرعی حکم ہر کس و ناکس کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف صاحب اختیار اور حکام کے لئے ہے۔ جن کا کام امن قائم رکھنا اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا ہے۔

منکرات سے منع کرنا

ہمیں حیرت ہے۔ کہ پکٹنگ کے متعلق آرڈیننس کے خلاف یہ کس طرح کہا جا رہا ہے کہ "اس آرڈیننس سے پہلے ہم زبان و دل سے نفرت کرنے کے ذریعہ ان مرتکبین منکرات کی اصلاح کی کوشش کرتے تھے × × لیکن آج اس آرڈیننس نے ہمارے ان حقوق کو بھی سلب کر لیا"۔ آرڈیننس کا قطعاً یہ منشا نہیں ہے۔ کہ وعظ و نصیحت کے ذریعہ ترغیب و ترہیب کے ماتحت خدا کی محبت کا جوش دلا کر۔ اور اس کی ناراضگی کا خوف دلوں میں پیدا کر کے "مرتکبین منکرات" کی اصلاح کی کوشش نہ کی جائے یا دل میں ایسے لوگوں کے افعال کو ناپسند نہ کیا جائے۔ لیکن پکٹنگ لگانا زبان نہیں بلکہ زور کا استعمال کرنا ہے جس سے فتنہ و فساد کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جیسا کہ کئی مقامات پر ایسا ہو بھی چکا ہے۔ کیا اس طرح

کو پسند کرنے والے لوگ پسند کریں گے۔ کہ ان کے جن افعال کو وہ دوسرے لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ ان سے باز رکھنے کے لئے ان کے مکانوں پر پکٹنگ لگاویں۔ ہرگز نہیں تو انہیں خود بھی اس قسم کی حرکات کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے۔

مُسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے خلاف ”پیغام صُلح“ کی آواز

ہر وہ شخص جو موجودہ ملکی حالات سے کچھ بھی واقفیت رکھنے کے ساتھ ضد اور عداوت سے حصہ نہیں رکھتا تسلیم کریگا۔ کہ کانگریس کی قانون شکنی کی نقصان رساں اور تباہ کُن تحریک سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے سب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے کوشش کی۔ اور اس وقت کی۔ جبکہ کسی طرف سے بھی کوئی آواز اس کانگریسی تحریک کے خلاف نہ سُنی جاتی تھی۔ اس کے بعد دوسرے حلقوں نے بھی ضرورت محسوس کی۔ کہ قانون شکنی میں شمولیت سے باز رہنے کی مسلمانوں کو تلقین کریں۔ اور اب روز بروز ایسے لوگوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جو مسلمانوں کا کانگریس کی موجودہ تحریک سے علیحدہ رہنا ضروری سمجھتے۔ اور اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے بجا طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے مشورہ کو ان خطرناک حالات میں نہ صرف اپنے لئے مفید سمجھا۔ بلکہ اس پر عمل کرنے اور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

”پیغام صلح“ کا سوال

معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات ہمارے خاص مہربان غیر مبایعین کو سخت ناگوار گذری ہے۔ اور یہ صدمہ ان کے لئے ناقابل برداشت حد تک پہنچ گیا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کیوں مسلمانوں کی حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور مسلمان کیوں آپ کے مشوروں پر عمل کر کے تباہی اور ہلاکت سے بچنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ان کے آرگن ”پیغام صلح“ (۱۱ جون) نے اس کا اظہار ”قادیانی جماعت سے ایک سوال“ کے ذریعہ کیا ہے۔ اور ہم سے دریافت کیا ہے۔ کہ جب امام جماعت احمدیہ ان لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جو حضرت مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ تو پھر ان کے حقوق کی حفاظت کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ ہر فرزند توحید کا سب سے بڑا حق یہ ہے۔ کہ اسے مسلمان سمجھا جائے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کے منکر مسلمانوں کو مسلمان ہونیکا حق نہیں دیا جاتا۔ تو ان کے دوسرے حقوق کی حفاظت کا کیا مطلب۔

پہلا جواب

اس کا ایک جواب تو یہ ہے۔ کہ اگر ہر مسلمان کہلانے والے کا سب سے بڑا حق یہ ہے۔ کہ دوسروں کے نزدیک مسلمان ہونے کے شرائط پورے نہ کرتا ہؤا بھی ان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرائے۔ تو کیا ”پیغام صلح“ اپنے ”حضرت امیر ایدہ اللہ“ کے متعلق کہہ سکتا ہے۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والے کو خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکفر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ مسلمان سمجھتے۔ اور ”یہ اس کا سب سے بڑا حق“ اسے عنایت کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی امارت کے صدقے ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو یہ حق نہیں دیتے۔ اور یقیناً نہیں دیتے۔ تو ”پیغام صلح“ کو چاہیئے پہلے اپنے حضرت امیر سے ”یہ سب سے بڑا حق“ جسے انہوں نے ”غصب کر رکھا ہے“ دلائے اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ ”پیغام صلح“ جب ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ہم ہر مسلمان کہلاتے والے کو مسلمان سمجھیں۔ تو وہ خود ضرور ایسا کرتا ہوگا۔ اگر یہ درست ہے اور مسلمان سمجھنے کا سب سے بڑا حق وہ مکفرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بڑی فراخدلی سے دے رہا ہے۔ تو کیا یہ بتا سکتا ہے۔ کہ وہ اور اس کے حضرت امیر مسلمانوں کے دوسرے حقوق کی حفاظت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں تو وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے سے اس لئے روک رہا ہے۔ کہ ہم انہیں مسلمان ہونے کا حق نہیں دیتے۔ اگر وہ خود یہ حق دیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے دوسرے حقوق کی حفاظت کے لئے میدان میں نہیں آتے۔ اور ان کے حضرت امیر بار بار اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ ”سیاسیات سے علیحدہ رہو۔ ہماری جماعت ہمیشہ سیاسیات سے علیحدہ رہی ہے۔ اگر ہم سیاسیات میں قدم رکھیں۔ تو ہم کس کس قوم کے خلاف ہوں گے“ ”جب ہم سیاسیات میں پڑیں گے۔ تو ہمارے اندر بیسیوں مختلف رائیں پیدا ہونگی“۔

کیا اس سے ظاہر نہیں۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق نہایت خطرہ میں ہیں۔ اور مسلمان ہر طرف سے اغیار کے نرغے میں آئے ہوئے ہیں۔ جس کا خود ”پیغام صلح“ کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ چند ہی روز قبل وہ لکھ چکا ہے۔ کہ ”ہندوستانی مسلمانوں پر اس سے زیادہ کٹھن گھڑی کبھی نہیں آئی“ امیر غیر مبایعین اس کٹھن کی گھڑی میں مسلمانوں کی امداد سے جی چرا رہے اور سیاسیات کی خاردار وادی میں قدم رکھنے کی جرأت نہ رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بار بار کہہ رہے ہیں ”سیاسیات سے بالکل الگ رہو“ لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ہر قسم کے خطرات میں ڈالکر اور نقصانات اُٹھا کر اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کرے۔ یہ ہماری عداوت میں مسلمانوں کے نادان دوستوں کا ایسا مظاہرہ ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک ہے۔ غیر مبایعین مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے بڑے بڑے دعوے کرنے کے باوجود موجودہ مصیبت اور مشکل کے وقت میں الگ کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ان کے امیر صاحب انہیں تاکید پر تاکید فرما رہے ہیں۔ کہ دیکھنا سیاسیات کے قریب بھی نہ جانا۔ اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا ذکر بھی زبان پر نہ لانا۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ ہم مسلمانوں کے حقوق کی خاطر اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالیں۔ اس جُرم کی سزا میں ہمارے خلاف طرح طرح کے حیلوں اور شرمناک شرارتوں سے کام لے رہے ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے متعلق ان کی دشمنی اور عداوت کی شرمناک مثال ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو بھی سخت نقصان پہنچانے والی حماقت ہے۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو کچھ کر رہی ہے۔ وہ مفید ہے۔ یا نہیں۔ اگر مفید ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی اس سے حفاظت ہو رہی ہے۔ تو اس پر چڑنے اور اس کی مخالفت کرنے کی کیا وجہ ہے۔ خود ”پیغام صلح“ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق اپنے اسی نوٹ میں ”قادیانی جماعت اور ان کے محترم امام کی ان مساعی کا شکریہ ادا“ کیا ہے۔ جو ”مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے

لئے کی جا رہی ہیں۔ اگر یہ مساعی مفید نہیں۔ تو شکریہ کا کیا مطلب۔ اور جب مفید ہیں۔ تو ان سے جماعت احمدیہ کو باز رکھنے کی غرض سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ غیر مبائعین مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق کی حفاظت نہ خود کرتے ہیں۔ اور نہ ہمیں کرنے دیتے ہیں۔

چوتھا جواب

چوتھا جواب یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین مسلمانوں سے خود فوائد حاصل کرنے ان سے چندے وصول کرنے ان کے اثر اور رسوخ سے فائدہ اٹھانے کے باوجود جب وہ مشکلات اور مصائب میں گھرے ہوئے ہیں بے شک طوطے کی طرح ان سے آنکھیں پھیر لیں سیاسی امور میں ان سے کامل علیحدگی اختیار کر لیں۔ ان کے ملکی حقوق خطرہ میں دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے بیٹھ رہیں۔ اور صرف یہ کہکر انہیں تسلی دیتے رہیں۔ کہ ہم تمہیں مسلمان سمجھنے کا "سب سے بڑا حق" دے چکے ہیں۔ اس سے زیادہ تم ہم سے کیا چاہتے ہو لیکن ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام کے نام لیوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت۔ اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والی قوم روز روشن میں لوٹی جائے۔ اغیار اس کے گلے میں اپنی غلامی کی زنجیر ڈالنے کی کوشش کریں۔ دشمن اسے مٹانے اور تباہ کرنے کے سامان مہیا کرتے رہیں۔ اور ہم یہ کہکر الگ کھڑے رہیں "کہ اگر ہم سیاسیات میں قدم رکھیں۔ تو ہم کس کس قوم کے خلاف ہونگے" ہمیں ان باتوں سے الگ رہنا چاہیئے۔ ورنہ ہمارا کام تباہ ہو جائیگا"

بے شک ہمیں مسلمانوں سے مذہبی اختلاف ہے لیکن اگر مذہبی اختلاف کی وجہ سے کسی فرقہ کو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا حق حاصل نہیں۔ تو پھر کسی کو بھی یہ حق نہیں ہو سکتا۔ اور گویا "پیغام صلح" کے اصل کے ماتحت کسی اسلامی فرقہ کو مسلمانوں کے ملکی حقوق کی حفاظت نہیں کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ خود غیر مبائعین اسے گناہ سمجھکر الگ تھلگ کھڑے ہیں۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ پس ہم مذہبی اختلاف رکھنے کے باوجود اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ملکی اور سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں ہر قسم کے خوف و خطر کو برداشت کرتے ہوئے کریں۔ اور یہی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مسلمانوں کے متعلق دی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہدار
کاخر کنند دعوئ حب پیمبرم

پانچواں جواب

ایک اور بات جو ہمیں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مجبور کرتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے ملکی حقوق پر جو زد پڑتی ہے۔ اس کا اثر لازمی طور پر ہم پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے سیاسی حقوق ان سے علیحدہ نہیں۔ بلکہ ایک ہی رشتہ میں منسلک ہیں۔ پس ہم نہ صرف عام مسلمانوں کی خاطر بلکہ اپنے حقوق کی خاطر بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی حفاظت کریں۔ اور یہ حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہم تمام مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوں۔ غیر مبائعین کو حق ہے۔ کہ وہ خطرہ کی حالت میں الگ کھڑے ہو جائیں۔ مسلمانوں کی سیاسی مشکلات میں ان کی کوئی مدد نہ کریں۔ ملکی حقوق کے حصول میں قطعاً حصہ نہ لیں۔ اور آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے رہیں۔ اور مسلمان جب اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو وہ بھی ان میں شریک ہو جائیں۔ لیکن ہم اسے نامردی اور بزدلی سمجھتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے نہ صرف ان کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہونگے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے پیش پیش رہیں گے۔ اور اپنی ساری طاقت ان حقوق کی حفاظت میں صرف کر دیں گے۔

دوستانہ درخواست

یہ بات اگر غیر مبائعین کے لئے تکلیف اور صدمہ کا موجب ہے۔ تو وہ ہمیں معاف فرمائیں۔ وہ اپنے لئے آرام و آسائش کا جو رستہ تجویز کر چکے ہیں۔ اس پر چلتے رہیں۔ اور ہمارے لئے ہمارا تکالیف اور مصائب سے پُر رستہ رہنے دیں۔ اور اس میں روڑے نہ اٹکائیں۔ یہ ہماری دوستانہ درخواست ہے۔ اور نہ صرف ان کے اسلام کے نام میں شریک ہونے کی وجہ سے بلکہ مسلمانوں پر اسوقت جو کٹھن گھڑی آئی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے انکی بہتر برائی کے متوقع ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ ہماری ان مساعی کی مخالفت کرنا اور ان میں روڑے اٹکانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو ہم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق کر رہے ہیں۔ اور اس نازک وقت میں بھی ان کے دل ایسے پتھر ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں مسلمانوں کے مفاد کا ذرہ بھر بھی احساس نہیں۔ تو پھر جو چاہیں۔ کریں اور جتنا زور چاہیں۔ لگالیں۔ انشاء اللہ خائب و خاسر ہونگے اور ناکامی و نامرادی کے سوا اور کچھ انکے ہاتھ نہ آئیگا۔ بیشک وہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمارے لئے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کٹھن بنا سکتے ہیں۔ مگر ہمیں اس کام سے ایک بال بھر بھی ہٹا نہیں سکتے۔ اور جہاں ہم مٹھی بھر ہونے کے باوجود کثیر التعداد اور ہر قسم کی طاقت

ڈربیون کی خبر نے کس قدر صدمہ پہنچایا

اخویم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے ۴ر جون میرے تار کے جواب میں جو حضرت اقدس کی کامل صحت کا تار روانہ فرمایا۔ بندہ اس کے لئے جناب کا از حد شکر گذار ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

برادرم۔ ۳ر جون کی شام کو ٹربیون کی غلط خبر نے مجھے قریب المرگ کر دیا۔ اگر اسی روز شام کو ٹربیون میں تردید کا تار نہ پڑھتا۔ اور برادرم ڈاکٹر محمد احسان قادیان سے ۱۰ بجے شب کو نہ آ جاتے۔ تو میرا زندہ رہنا مشکل تھا کیونکہ جس وقت میں نے خبر پڑھی تھی۔ رو رو کر میری حالت دگرگوں ہوتی جا رہی تھی۔ دل ڈوبتا جاتا تھا۔ اور جسم بے حس ہوتا جاتا تھا۔

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کے بخیریت ہونے کی خبر سنکر دوبارہ زندگی حاصل ہوئی۔ ٹربیون نے یہ جھوٹی خبر شائع کر کے جماعت احمدیہ کو سخت صدمہ پہنچایا۔ اگر اس نے اس کی تلافی نہ کی۔ تو اس کا خمیازہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے بھگتنا پڑے گا۔

(طالب دعا)

خاکسار محمد شفیع وٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ)

شیعہ برادران کا اظہار ہمدردی کے لئے جلسہ

بذریعہ اخبارات حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خبر وفات پہونچی۔ مگر جلدی تردید معلوم ہو گئی اور بذریعہ الفضل پتہ لگا۔ کہ یہ پراپیگنڈا کسی عظیم سازش کا نتیجہ ہے۔ آج شب ۷ر محرم کو جماعت حقہ اما میہ اثنا عشریہ نے بصدارت جناب مولوی حکیم سید فضل حسین صاحب شیعہ مشنری آف کوٹلہ سیدان احمد آباد ضلع جہلم نے اتفاق رائے سے اس ناپاک پراپیگنڈا کی مذمت اور جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

(منجانب جماعت شیعہ جستو کی ضلع گجرات پنجاب)

ایک پادری صاحب کے اعتراضات کے جوابات

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مسیح کے معجزے

اعتراض نمبر ۸ - قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ چڑیاں بناتے تھے جنہیں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہوکر اُڑ جاتیں کوڑھیوں کو شفا، اندھوں کو آنکھیں دیتے تھے۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ تھے۔ لہذا مسلمان اور عیسائی بھائی بھائی ہیں۔ مرزا صاحب ہم میں تفرقہ ڈالتے ہیں۔

جواب - ایک ہی اعتراض کے ساتھ کئی اعتراضوں کا ذکر کر دیا۔ ان سب کا جواب ذیل میں ملاحظہ ہو۔

چڑیوں والی بات جس آیت سے لی گئی ہے۔ وہ اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ہے۔ اس آیت سے میری سمجھ میں مطالب مرقومۂ ذیل مفہوم ہو سکتے ہیں۔

عفو کی تعلیم

(۱) یہ کہ چونکہ قوم یہود طبیعت کے لحاظ سے بہت سخت اور تشدد اور انتقام کی عادی تھی۔ اور مسیح کی بعثت کی ایک غرض عفو اور نرمی کی تعلیم کی اشاعت بھی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے متبعین کے لئے بطور ہدایت یہ فرمایا۔ کہ اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔ یعنی میں تمہارے لئے مٹی سے طیر یعنی پرندوں کی ہیئت تجویز کرتا ہوں۔ طین یعنی مٹی کے لفظ سے خاکساری اور نرمی اور عفو کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ انجیل میں آپ کی تعلیم سے ظاہر ہے۔ کہ اس بات پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ کہ تو اپنے بھائی کے گناہ بخش۔ اور اگر کوئی تیری ایک گال پر طمانچہ لگائے تو تو دوسری بھی پھیر دے۔ کھیئۃ الطیر سے مراد پرندوں کا سا پرواز کیونکہ طیر کے معنے ہیں پرندے اور پرندوں کی ہیئت بلحاظ خصوصیت نوع طیر پرواز ہی ہو سکتی ہے۔ اور ہیئت طیر کی مانند پرواز سے قومی ترقی اور پرواز کا راز اپنی اسی تعلیم عفو اور نرمی میں پیش کیا ہے۔ کہ آج موجودہ زمانہ میں تشدد اور سختی کا برتاؤ کام نہیں دے سکتا۔ آج قوم کی ترقی اسی میں مضمر ہے۔ کہ میری تعلیم کے ماتحت طبائع میں طین یعنی مٹی کے اوصاف پیدا کرو۔ یعنی خاکساری اور نرمی اختیار کرو۔

دوم۔ یہ کہ چونکہ قوم یہود بوجہ سخت عداوت و بغض مسیح و حواریاں ان کو سخت تکالیف اور ایذائیں دیتی تھی اور لین دین اور کھان پین کے معاملہ میں بھی مسیح کی نسبت یہی لکھا ہے۔ کہ وہ فرماتے۔ لومڑیوں کے لئے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں۔ لیکن ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے۔ کہ قوم یہود کی شرارتوں اور تکلیفوں سے آپ کی حالت کس نوبت تک پہنچی ہوئی تھی۔ اور جب آپ کا یہ حال تھا۔ تو حواریوں کو بھی اس قسم کی مصیبتوں کا سامنا ضرور ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں مسیح محمدی اور آپ کے متبعین کو ایسے مصائب پیش آتے رہے۔ اور اکثر اوقات احمدیوں کو غیر احمدی ایسا تنگ کرتے ہیں۔ کہ عدم تعاون اور ترک موالات کی صورت اختیار کر کے احمدیوں سے سودا سلف لینے سے اور ان کو سودا دینے سے بھی لوگوں کو روکا جاتا ہے۔ پس مسیح اسرائیلی کے وقت یہود نامسعود نے بھی جب ایسے مشکلات پیدا کر دیئے۔ اور حواریوں نے ان مشکلات کی بنا پر مسیح سے عرض کیا۔ چنانچہ سورۂ مائدہ میں حواریوں کی درخواست کو بالفاظ ذیل نقل فرمایا ہے۔ اذ قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء قال اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین قالوا نرید ان ناکل منھا وتطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا و نکون علیھا من الشاھدین۔ قال عیسے ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا وایۃ منک وارزقنا وانت خیر الرازقین۔

آسمانی مائدہ

حواریوں کی یہ درخواست کہ مسیح ان کے لئے آسمان سے مائدہ طلب کرے اس امر کی تائید کرتی ہے۔ کہ قوم یہود کی تکالیف وہی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ بلکہ حواری چونکہ ماہی گیر تھے۔ اور زیادہ تر مچھلیوں پر ان کا گذارہ تھا۔ اس صورت میں یہود نے ان کی اس امر میں بھی مزاحمت کی۔ اور ممکن ہے۔ کہ جن یہودیوں کا سورۂ اعراف میں ذکر ہے۔ کہ سبت کے دن ان کے لئے مچھلیاں بکثرت آ جاتیں۔ لیکن جس دن سبت نہ ہوتا کوئی مچھلی نہ آتی۔ یہ واقعہ اور ابتلاء ان یہودیوں کے لئے اسی سبب سے رونما ہؤا ہو۔ کہ انہوں نے ناحق غریب حواری لوگوں کے کاروبار کو روک کر انہیں تکلیف میں ڈالا پس اس قسم کی تکالیف سے جب جہان ان پر تنگ ہوتا نظر آنے لگا۔ تو انہوں نے مسیح سے درخواست کی۔ کہ اب زمین میں تو کوئی صورت معاش نظر نہیں آتی۔ البتہ آسمان ہے۔ کہ خدا اسی سے کوئی صورت مائدہ کی نازل فرمائے۔ سو مسیح کی دعا اسی بنا پر تھی۔

انبیاء کی ایجاد اور صنعت

اسی دعا کی بنا پر خدا نے مسیح کو وحی کے ذریعہ سے ایجاد اور صنعت کی طرف توجہ دلائی۔ اور چونکہ بوجہ فتنۂ یہود مٹی کے سوا لوہا لکڑی وغیرہ کے ذریعہ بھی ایجاد اور صنعت کا کام اپنے اندر بوجہ ناداری اور بے سروسامانی اور نیز بوجہ شرارت یہود مشکلات کی صورت رکھتا تھا۔ اس لئے مٹی ہی ایک ایسی چیز تھی۔ جو بلا قیمت اور ہر جگہ سے میسر آ سکتی تھی۔ سو مسیح نے فرمایا۔ اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ۔ یعنی سر دست میں تمہارے لئے خدا کی اجازت سے اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ پرندوں کی شکل پر مٹی کے کھلونے بنا دوں۔ لغت میں نفخ کے معنے آفریدن یعنی پیدا کرنے کے بھی ہیں۔ اور طیر کے معنے نصیبہ اور رزق کے بھی آئے ہیں۔ (دیکھو منتہی الارب اور المنجد)

فانفخ فیہ فیکون طیرا کے معنے ہوئے میری یہ صنعت اور ایجاد تمہارے لئے باعث رزق ثابت ہوگی۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کے الہام اور وحی کے ذریعہ یہ صنعت اور ایجاد ظہور میں آئی۔ اس لئے اس کا بصورت معاش ہو کر باعث روزی و رزق ہونا آسمانی مائدہ کے معنوں میں پایا گیا۔ اور اس طرح کی صنعتیں وحی کے ذریعے دوسرے انبیاء کو بھی سکھلائی گئی ہیں۔ چنانچہ نوحؑ کی نسبت فرمایا۔ ان اصنع الفلک باعیننا و وحینا کشتی کا کام جو نجاری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی اور کشفی نقشہ کے ذریعہ سے سکھایا گیا۔ داؤد علیہ السلام کی نسبت فرمایا۔ علمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من باسکم فھل انتم شاکرون اور سورہ سبا میں فرمایا النا لہ الحدید ان اعمل سابغت و قدر فی السرد واعملوا صالحا۔ یعنی داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانے کی صنعت بطور الہام سکھائی۔ جو آہنگری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

پس مسیح کیلئے اسکی الہامی صنعت اور ایجاد اپنی قوم کیلئے باعث رزق اور ایک طرح کا آسمانی مائدہ ظاہر ہوئی۔ چنانچہ ایجاد و صنائع و بدائع کا حصہ مسیح کی دعا انزل علینا مائدۃ من السماء کے ماتحت عیسائی قوم کے لوگوں کو اس قدر نصیب ہؤا۔ کہ آج بھی یورپ۔ امریکہ خصوصاً جرمن کی ایجادیں دنیا کے لئے محیر العقول ہو رہی ہیں۔ اور ریلوں۔ تاروں۔ مطابع۔ بحری اور ہوائی جہازوں کی ایجادوں میں عیسائی اس قدر ترقی کے بلند مقام پر پہونچے۔ کہ دنیا کی حکومتیں اور سلطنتیں انہی کے ہاتھ میں آ گئیں۔ اور ایجادات کے متعلق آسمان سے ان کے دماغ پر القا کیا جاتا جس کی وجہ سے وہ کسی کے محتاج نہیں۔ بلکہ دنیا ان کی ایجادوں سے فائدہ اٹھانے والی ہے۔ پس آسمانی تفہیم کے ماتحت ایجادات کے ذریعہ رزق کمانا ہی وہ آسمانی مائدہ ہے۔ جو انکے پہلوں اور پچھلوں پر نازل کیا گیا۔

الغرض مسیحؑ کا مٹی سے پرندوں کی ہیئت میں کھلونے بنانا بظاہر ایک لغو اور بے فائدہ بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ کھلونوں سے کھیلنا بچوں کا مشغلہ ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت حواریوں کی بے روزگاری اور مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے بلحاظ ضرورت ان کا استعمال جائز قرار دیا گیا۔ جیسا کہ باذن اللہ کے فقرہ سے اجازت کا پایا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ بعد کے عیسائیوں نے دین حق سے منہ پھیر کر اپنی ساری توجہ حسب ارشاد ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا دنیا طلبی اور صنایع بدائع کی ایجاد میں صرف کر دی۔ اس لئے کفر اور شرک کے ساتھ دنیا کی ایجادوں میں ترقی کرنا اور مائدہ سماویہ سے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھانا عذاب الٰہی سے بچا نہیں سکتا۔ بلکہ آیت فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العٰلمین کا مصداق بنانے والا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا ہی آسمان سے مائدہ نازل فرمانے والا ہے۔ اور اسی کی تفہیم سے صنایع بدایع کی ایجاد میں ترقی نصیب ہوئی۔ اب اس طرح کے نشانات قدرت اور انعامات رحمت کو مشاہدہ کرنے کے بعد بھی خدا کے ساتھ شرک کرنا اور اس کی توحید کو تثلیث کے مشرکانہ اور ناپاک عقیدہ سے تبدیل کرنا بلکہ ایجادات اور حکومتوں کے غرور سے خدا کی ہستی کو محض لاشئے کی طرح سمجھنا۔ اس کا نتیجہ آخر میں یہ بتایا۔ کہ اس قوم کو ایسا سخت عذاب دیا جائیگا۔ کہ جس کی نظیر ابتدا سے انتہا تک نہیں پائی جائیگی جس کا کچھ نمونہ یورپ کی جنگ عظیم میں ظاہر ہو چکا۔ اور ایسا ہی خدا کے دوسرے زور آور حملے جو طاعون اور انفلوانزا اور قحط شدید وغیرہ کی صورتوں میں رونما ہوئے۔ اور سب کے ظہور کی غرض طبایع کا انقلاب اور غفلت سے بیداری اور خدا تعالے کی ہستی اور اس کے مسیح یعنی مہدی مسیح حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کے لئے تحریک ہے۔

(سوم) یہ کہ قوم یہود باوجود اہل کتاب ہونے اور تعلیم توحید رکھنے کے پھر کئی قسم کے شرک میں مبتلا ہو گئی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت الفاظ ذیل اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ یؤمنون بالجبت۔ عبد الطاغوت۔ قالت الیھود عزیر ابن اللہ۔ پس مسیح چونکہ ایسے وقت میں مبعوث کئے گئے۔ جبکہ قوم یہود میں مشرکانہ خیالات اور رسوم پیدا ہو چکی تھیں۔ اور نبی کا بہت بڑا مقصد بعثت خدا تعالے کی توحید کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ اور دین اور روحانیت کے لحاظ سے مشرک لوگ زمینی اور موحد آسمانی ہوتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم سے بھی اس کی تصدیق آیت من یشرک باللہ فکانما خر من السماء سے ظاہر ہے۔ یعنی جو شخص اللہ تعالے کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ وہ گویا آسمان سے گر پڑا۔ جب انسان شرک کرنے سے آسمان سے گرتا ہے۔ تو شرک نہ کرنے سے یعنی توحید سے آسمان پر ہی قائم رہتا ہے۔ یعنی آسمانی ہوتا ہے اور زمینی سے آسمانی بننے کے لئے کھیئۃ الطیر یعنی پرواز کی بھی ضرورت ہے۔ سو مسیحؑ نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ۔ یعنی اے میری قوم کے لوگو۔ تم خالص توحید الٰہی سے محروم ہونے کی وجہ سے اور کئی قسم کے مشرکانہ خیالات سے ملوث ہونے سے آسمانی سے زمینی ہو چکے۔ یعنی بلند تر مقام سے گر کر پستی میں پڑے ہو۔ اب تمہارا زمینی سے پھر آسمانی ہونا اور پستی سے پھر بلندی کی طرف پرواز کرنا ہیئت طیر کی کیفیت کے حصول کا محتاج ہے۔ اور یہ ہیئت طیر یعنی پرواز میرے نفخ اور میری تعلیم کے پھونکے جانے سے ہی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ ہاں جب میں تم میں اپنی تعلیم پھونک دوں۔ اور تم اسے قبول کر کے اس کے مطابق عمل شروع کر دوگے۔ تو تم جو مٹی کی طرح بے جان اور مردہ قوم گرے پڑے ہو۔ میرے نفخہ روح سے اور میری تعلیم کی برکت سے تم میں ایسی برکت پیدا ہو جائیگی۔ کہ تم زمین سے پرواز کرتے ہوئے آسمان پر پہونچو گے۔ اور زمینی سے آسمانی ہو جاؤ گے۔

یہ مطالب ہیں جو مسیحؑ کی چڑیوں کے متعلق وجوہ متذکرہ اور قراین مخصوصہ کی بناء پر مفہوم ہو سکتے ہیں۔ پس مسیحؑ سے چڑیوں کا مٹی کے کھلونوں کے طور پر ظہور میں آنا اپنی حقیقت کے لحاظ سے مسیحؑ کے لئے دوسرے انبیاء پر فضیلت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ کیا بلحاظ وقتی ضروریات تعلیم کے اور کیا بلحاظ صنعت معاش اور روحانی رفعت اور بلند پروازی کے:۔ (غلام رسول راجیکی)

احمدی خواتین کانپور کا ایثار

عرض خدمت میں یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا سیاست کے متعلق خطبہ بعنوان "موجودہ سیاسی شورش میں کانگریس اور گورنمنٹ کا غلط رویہ" یہاں کی احمدی خواتین نے اپنے چندہ سے چھپوا کر تقسیم کیا۔ جس کی سخت ضرورت تھی۔ اللہ تعالے بہتر نتیجہ پیدا کرے۔

مہربانی فرما کر اس کو اخبار میں شایع فرما دیں۔ تاکہ مستورات کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی تحریک ہو۔ زیادہ والسلام۔ ڈاکٹر بشیر احمد بقلم سید نور احمد طلاق محل کانپور:۔

تشخیص کنندگان بجٹ توجہ فرمائیں

جو دوست تشخیص چندہ کے لئے والنٹیر ہوئے ہیں۔ ان کو واضح طور پر بتلا دیا گیا تھا۔ کہ فارم تشخیص چندہ کی خانہ پری کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ ہر ایک ملازمت پیشہ دوست کی صحیح آمدنی ماہوار اور زمیندار دوست کی سالانہ آمدنی درج کی جائے۔ لیکن اس وقت تک جو تشخیص چندہ کے فارم بیت المال میں پہونچ چکے ہیں۔ ان میں اکثر فارم نامکمل ہیں۔ سب سے زیادہ آمدنی کی تشخیص میں بے توجہی برتی گئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار سب والنٹیر احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ صحیح طریق پر خانہ پری اور آخری میزانیں کر کے فارم بیت المال میں بھجوائیں۔ نامکمل فارم ہونے کی صورت میں واپس کرنا پڑتا ہے۔ جس میں ڈاک کا خرچ زیادہ ہوتا ہے:۔ (ناظر بیت المال)

احباب سے ایک ضروری عرض

لائبریری صیغہ تالیف و تصنیف میں اس قسم کی تمام تحریروں۔ ٹریکٹوں۔ اور اشتہاروں کے ریکارڈ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو مخالفین سلسلہ احمدیہ کے قلم سے اب تک شایع ہو چکے ہوں۔ یا آئندہ شایع ہوتے رہیں۔ چند ایک احباب نے کوشش کر کے مخالفین کی اس قسم کی کتب۔ ٹریکٹ۔ اور اشتہارات لائبریری کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ بطور یاد دہانی احباب سے پھر گذارش ہے۔ کہ احباب پوری کوشش کے ساتھ وہ تمام لٹریچر مخالفین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف کسی جگہ بھی شایع ہوا ہو۔ بہم پہونچا کر مرکزی لائبریری قادیان میں ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار رہو۔

ایسا ہی مخالفین اسلام کی تصانیف کو لائبریری ہذا کے لئے جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی صاحب کوئی اور علمی اور مفید کتاب لائبریری صیغہ تالیف و تصنیف کے لئے بطور عطیہ ارسال فرما دیں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی:۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

51

موجودہ شورش کے خلاف احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ اٹاوہ (یو۔پی)

۱۸ رمئی سنہ ۳۰ء کو جماعت احمدیہ اٹاوہ کے ایک جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:۔

"موجودہ شورش جو قانون کے خلاف اہل کانگریس کی طرف سے جاری ہے۔ اس کو ہم جماعت احمدیہ اٹاوہ کے لوگ جن کا تعلق قادیان سے ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس وقت کانگریس سے ملنا مسلمانوں کے لئے سخت مضر ہے۔ اور گو ہم اپنے ملک کی آزادی کی خواہش میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی خلاف قانون امن شکن اور شورش پیدا کرنے والے ذرایع کا استعمال چونکہ اخلاق کو بگاڑتا اور ملک کے فوائد کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم اسے نہایت ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے ہر صورت تیار ہیں۔ اور اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس ریزولیوشن کی کاپیاں ہز ایکسیلنسی وائسرائے۔ گورنر یو۔پی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع اور اخبارات کو بھیجی جائیں:۔

(حکیم سید صادق حسین مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

جماعت احمدیہ کیمبل پور

۲۷ رمئی سنہ ۳۰ء کو احمدیان ضلع اٹک کی ایک میٹنگ کیمبل پور میں منعقد ہوئی۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے:۔

(۱) احمدیان ضلع اٹک جو قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملک کے باقاعدہ آئین کے خلاف پُرشور پروپیگنڈا کو نفرت اور خطرہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور باوجودیکہ ہم لوگ اپنے اندر آزادی وطن کی پوری پوری خواہش رکھتے ہیں۔ مگر قانون شکنی چونکہ اخلاق سوز حرکت ہونے کی وجہ سے ملکی مفاد کے لئے مضر ہے۔ اس لئے ہم نہ صرف یہ کہ اسے ناپسند کرتے ہیں بلکہ ہر ممکن اور جائز طریق سے اس کے مقابلہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت ہم حکومت کو مدد دینے کے لئے پوری طرح آمادہ ہیں۔ اور ہم یہ صرف رسمًا نہیں کہتے۔ بلکہ اگر کوئی موقعہ پیش آیا۔ اور حکام نے ہم سے مدد لینی چاہی۔ تو وہ ہمارے قول و فعل کو یکساں پائینگے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔ وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس اٹک ڈسٹرکٹ کو ارسال کی جائیں:۔

جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

جماعت احمدیہ بمبئی جو قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ آئینی طور پر ملکی ترقی کی زبردست حامی ہے۔ لیکن کانگریسیوں کے باغیانہ طرز عمل اور حکومت کو الٹ دینے کی کوششوں کی زبردست مذمت کرتی ہے۔ یہ ناجائز ذرایع اور خلاف قانون سرگرمیاں نہ صرف ملک کے حقیقی مفاد کے منافی ہیں بلکہ اخلاق کے لئے بھی تباہ کن ہیں۔ اس لئے اس کے مقابلہ کے لئے ہم اپنی خدمات حکام کے پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت اس شورش کو فرو کرنے کے لئے حکام کی ہر جائز امداد سے دریغ نہ کرینگے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ ہم یہ محض دکھاوے کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ فی الواقع ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ مالابار

۳۰ رمئی سنہ ۳۰ء کو کنانور میں احمدی جماعت ہائے مالابار (کالی کٹ، کنانور۔ پلا یانگاڈی) کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق آرا منظور کیا گیا۔ نیز طے پایا۔ کہ اس کی نقول وائسرائے ہند، گورنر مدراس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر ذمہ دار افسروں کو ارسال کی جائیں۔ ریزولیوشن حسب ذیل ہے:۔

احمدیان مالابار جو قادیان سے تعلق رکھتے ہیں سول نافرمانی اور ایسی ہی دیگر تحریکات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کو آزاد دیکھنے کی خواہش میں کوئی اور جماعت ہم سے بڑھی ہوئی نہیں۔ مگر چونکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ قانون شکنی اور ہمچو قسم دیگر شورشیں مذہبی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور ان سے ملکی اخلاق کی تباہی یقینی ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے احکام کے ماتحت ہم باغیانہ تحریکات کے مقابلہ اور حکومت سے تعاون کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اس قرارداد کو محض زبانی دعویٰ تصور نہیں کریگی۔ بلکہ ضرورت کے موقعہ پر ہماری خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیگی:۔

احمدیہ ایسوسی ایشن کلکتہ

۶ رجون سنہ ۳۰ء کے جلسہ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"ہم سول نافرمانی کی تحریک کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور اگرچہ ہم ہندوستان کی آزادی کے دل سے متمنی ہیں۔ مگر ملک کے اعلیٰ مقاصد کے منافی اور مخرب اخلاق ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کے احکام کے ماتحت اس باغیانہ تحریک کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور اسے فرو کرنے کے لئے حکام کو ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہیں:۔

جماعت احمدیہ خیبر (لنڈی کوتل)

جماعت احمدیہ خیبر کا ایک اجلاس ۲۵ رمئی کو لنڈی کوتل میں منعقد ہوا۔ اور بالاتفاق یہ ریزولیوشنز منظور ہوئے:۔

ہم کانگریس کی تحریکات اور موجودہ شورش کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ ملکی آزادی کی خواہش ہمارے دل میں بھی کسی دوسرے سے کم نہیں۔ مگر ہم بدامنی پیدا کرنے والے اور ناجائز ذرائع اختیار کرنے کو ملک کے بلند مقاصد کے منافی اور مخرب اخلاق یقین کرتے ہیں۔ اور اس لئے ہر طرح سے ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے احکام کے ماتحت حکام کی ہر ممکن اور جائز امداد کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمارا یہ پیش کش رسمی نہیں۔ بلکہ ضرورت کے موقعہ پر حکومت ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

(۲) اس کی نقول۔ پولیٹیکل ایجنٹ خیبر، چیف کمشنر صوبہ سرحد وائسرائے ہند اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں ارسال کی جائیں:۔

مسلمانان میانی کا جلسہ

تمام مسلمانان میانی کا اجلاس خاص زیر صدارت چودہری عمر حیات صاحب۔ ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا جس میں یہ تجویز باتفاق آرا پاس ہوئی۔

"ہم تمام مسلمانان میانی موجودہ شورش اور بدامنی کو دلی نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ شورش مخرب اخلاق اور ملکی مفاد کے منافی ہے۔ اور ہم گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ موجودہ شورش کے فرو کرنے میں جس قدر امداد کی ضرورت ہو۔ ہر وقت دینے کو تیار ہیں۔ (حاجی جلال الدین احمدی)

جماعت احمدیہ پٹی

جماعت احمدیہ پٹی کا ایک جلسہ ۲۲ رمئی کو منعقد ہوا۔ اور اس میں طے پایا۔ کہ ہم موجودہ سیاسی بدامنی اور انقلاب انگیز پروپیگنڈا

۳ کو دلی نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی مذہبی تعلیم کی بنا پر حکام کو صمیم قلب سے اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ اس ایسے جلسہ اور شورش کو [illegible]

وصیتیں

نمبر ۳۲۵۷:- میں صوفیہ خانم زوجہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ۶ ماہ ۱۶ دن - پیدائشی احمدی ساکن آلووالا حال مقیم قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ر مئی ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(ل) -/۵۰۰ روپے مہر بذمہ خاوند قابل ادا۔

(ب) زیور طلائی ۴/۱ ۷ تولے قیمتی -/۱۲/۱۰۸

(ج) زیور نقرئی وزنی ۳۲ تولے قیمتی -/-/۲۰ روپے

العبد - صوفیہ خانم زوجہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی۔

گواہ شد - مصباح الدین احمد۔

گواہ شد - نذیر احمد رحمانی خاوند موصیہ۔

نمبر ۳۱۳۲:- میں قاضی بشیر احمد خان بھٹی ولد قاضی عبدالرحیم صاحب قوم بھٹی پیشہ کتابت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر جنوری ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تخمیناً ۶۰ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط۔ العبد:- بشیر احمد خان بھٹی خوشنویس۔

گواہ شد - علی محمد کلرک ملٹری اکونٹس لاہور۔

گواہ شد - محمد عبد اللہ فیروزپور۔

نمبر ۳۲۵۱:- میں سیدہ صفیہ بیگم زوجہ سید رحمت علی شاہ بی۔ اے۔ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی لوہاراں تحصیل و ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳ ۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مہر مبلغ چار ہزار

(۴۰۰۰) روپیہ زیورات وغیرہ قیمتی یکصد۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔ تاکہ سند رہے۔

العبد:- موصیہ صفیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد رحمت علی شاہ احمدی خاوند موصیہ کسٹم آڈیٹر بمبئی۔

گواہ شد - اللہ بخش احمدی آرسنل کلرک فیروزپور۔

نمبر ۳۲۲۱:- میں علی اکبر ولد چودھری محمد حسین قوم جٹ بسرا ئے پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن گھڑیال کلاں ڈاک خانہ خاص سب آفس یدو ولہی تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی مقبوضہ و مملوکہ خود واقع موضع گھڑیال کلاں رقبہ تخمیناً ۹۰ بیگھہ جس کی کل قیمت تخمیناً -/۹۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک کنال زمین برائے مکان واقع قادیان دار الامان ہے۔ جس کی قیمت -/۳۶۰ روپے ادا کی گئی ہے۔ پس میری کل غیر منقولہ جائداد کی قیمت مجموعی -/۹۳۶۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ -/۹۳۶ روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۱۱۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن مذکور وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ العبد:- علی اکبر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس مقام پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات۔

گواہ شد - غلام رسول پنشنر ہیڈ ماسٹر نارمل سکول لالہ موسیٰ۔

گواہ شد - فضل احمد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کھاریاں۔

نمبر ۳۲۵۸:- میں مسماۃ بھاگ بھری بنت کوڈا قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ننگل باغباناں ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶ ۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بھینس جو میں فروخت کر چکی ہوں۔ مگر اس کا روپیہ ابھی واجب الوصول ہے۔ اور ایک جھوٹی ہے۔ علاوہ اس کے تین چاندی کے زیور ہیں۔ ان سب کی کل قیمت مبلغ ایک سو روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور لکھ دیتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط۔

العبد - نشان انگوٹھا بھاگ بھری بیوہ میراں بخش۔

گواہ شد - محمد حسن از قادیان بقلم خود۔ گواہ شد - نشان انگوٹھا شیر محمد از قادیان۔

نمبر ۳۲۲۱:- میں رسول بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد قوم جٹ چیمہ پیشہ واہی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۰/۱۱۰ بلہ ڈاکخانہ ۳۱/۱۱۰ بلہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ ۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری اس وقت جائداد زیور وحق مہر بہ تفصیل ذیل ہے ۲۰۰ نقد۔ -/۴۰۰ زیور مالیتی۔ کل -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں گی۔ تو اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد رسول بی بی بقلم خود۔ گواہ شد - چوہدری غلام محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد - یا غدین نائب ذیلدار سکرٹری انجمن احمدیہ ۳۰/۱۱۰ بلہ

گواہ شد - جان محمد ولد میراں بخش دوکاندار احمدی۔

نمبر ۳۲۱۴:- میں محمد ظہور الدین احمدی ولد امیر بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۵ء ساکن موضع ہرنس پورہ ڈاک خانہ سرہند ضلع ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ چالیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات متروکہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:- محمد ظہور الدین احمدی حال آباد آگرہ گھاٹی ماموں بھانجہ بقلم خود۔ گواہ شد - حافظ ملک محمد برادر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ گواہ شد شمس الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ آگرہ۔

نمبر ۳۲۲۵۔ میں پھمبو خان ولد غلام حسین خان قوم راجپوت پیشہ زمینداری و ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴ر مارچ ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اراضی زرعی ۲½ گھماؤں از قسم چاہی وبارانی قیمتی ۸۰۰ روپیہ ہے۔ علاوہ اس کے ۱½ کنال اراضی بارانی قیمتی ۱۰۰ روپیہ ہے۔ اور ۲½ گھماؤں میں سے دس کنال اراضی میں نے اپنے بھائی ننھے خان کے پاس چوصد پچاس روپیہ پر رہن رکھی ہوئی ہے۔ میرا گذارہ ملازمت پر تھا۔ مگر اب میں نے ملازمت ترک کر دی ہے۔ اور تجارت کا کام شروع کرنے والا ہوں۔ لہذا میں تازیست اپنی زندگی میں اپنی آمدنی کا ماہوار ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات متروکہ جائداد کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام۔ نوشتہ بمقام قادیان ؛

العبد:۔ پھمبو خان ولد غلام حسین خان۔ گواہ شد:۔ سید رحمت علی شاہ احمدی امام مسجد سڑوعہ۔ گواہ شد۔ سید حسن شاہ احمدی بقلم خود

نمبر ۳۲۲۴۔ میں محمد اکبر ولد ملک مدار شاہ قوم افغان پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴/۱۹۰۵ ساکن ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ر اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد مثلاً زمین زرعی جندرات اور مکانات وغیرہ جملہ ۶۰۰۰ روپیہ کی ہے۔ میں اپنی جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس حساب سے مبلغ ۶۰۰ روپے ہوتے ہیں۔ جو میں اپنے حین حیات میں ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ اگر میری زندگی میں یہ وصیت ادا نہ ہو۔ تو میرے ورثا کو دینے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔ چاہئے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائداد سے وصول کرے۔ اور اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد مزید ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

العبد:۔ محمد اکبر موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سمیع الدین بقلم خود۔ گواہ شد۔ عادل شاہ بقلم خود ؛

نمبر ۳۲۲۳۔ میں عبدالعزیز ولد خواجہ علی جو ملیوانی قوم سلمان [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن یاڑی پورہ تحصیل کولگام ضلع سرینگر کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی ۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅛ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے ⅛ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالعزیز موصی۔ گواہ شد:۔ محمد نصر اللہ خان سکرٹری انجمن احمدیہ جماعت یاڑی پورہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام رسول احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ بقلم خود ؛

پروگرام تبلیغی دورہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور

نمبر شمار	نام حلقہ	نام جماعتہائے متعلقہ	تاریخ قیام	پتہ خط وکتابت
۱	نکودر	شیخ وال۔ میانوال چرپڑ کنیاں۔ نور محل۔ سسو بلگا۔ دھیساں۔ پھلور گلن ؛	لغایت ۱۰ر جولائی	مولوی عبدالعزیز صاحب عربک ٹیچر سکول نکودر ضلع جالندھر
۲	چھاؤنی جالندھر	جالندھر شہر۔ مدار۔ حاجی پورہ	۹ر لغایت ۱۳ر جولائی	پیر احمد صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور
۳	ہوشیارپور	ماہل پور۔ اہرانہ پھگلانہ ہٹیانہ ؛	۱۴ر لغایت ۱۹ر جولائی	پیر احمد صاحب احمدی ہوشیارپور ؛
۴	پھمیاں	عزب دیال۔ شام چوراسی بیگم پور ؛	۲۰ر لغایت ۲۴ر جولائی	میاں [illegible] بخش صاحب سکرٹری انجمن [illegible] ضلع ہوشیارپور
۵	سرشت پور	بیزم۔ دیہ	۲۵ر لغایت ۲۸ر جولائی	
۶	اجمیر	کمیریاں۔ دسوہہ۔ کینتھاں۔ عالم پور ؛	۲۹ر جولائی لغایت ۳ر اگست	

نوٹ:۔ پروگرام مندرجہ بالا میں جماعت ہائے کی تفصیل دیدی گئی ہے۔ اور عرصہ قیام بھی ہر حلقہ کا درج ہو چکا ہے۔ لیکن ہر جماعت کو اپنے لئے کوئی تاریخ اپنے حلقہ کے تبلیغی ذمہ دار کے مشورہ سے مقرر کر لینی چاہئے

تفصیلی حالات خاکسار سے بھی بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتے ہیں۔ ۲۷ر جون تک ؛ میرا پتہ:۔ معرفت حاجی غلام احمد صاحب کریام ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر ہے ؛

(خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری۔ مبلغ)

ایک قابل امداد بھائی

ایک دوست حکیم احمد الدین صاحب احمدی جسوکی۔ ڈاکخانہ جھیو رانوالی۔ گجرات دوکاندار ہیں۔ مگر بوجہ عداوت دکان نہیں چلتی۔ اگر کسی دوست کے گاؤں میں ضرورت ہو تو وہ وہاں دوکان پنساری۔ نمک۔ مرچ وغیرہ کی کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی دوست ان کی امداد فرما کر مشکور فرمائیں۔ پونجی ان کی اپنی ہوگی ؛ (ناظر امور عامہ قادیان)

یوپی کی احمدیہ جماعتوں کو اطلاع

الفضل ۱۹ جون ۱۹۳۳ء

جماعتہائے احمدیہ علاقہ یوپی۔ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اکتوبر ۱۹۲۹ء سے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل یوپی میں تبلیغ کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔ وہ چند یوم کے لئے مجلس مشاورت کے موقعہ پر قادیان آئے تھے۔ اور مئی کے آخری ہفتہ میں واپس بھیجے گئے۔ ۲۹ر مئی سے انہوں نے یوپی کے بعض مقامات کا دورہ کیا ہے۔ جو اصحاب انہیں اپنے ہاں بلانا چاہیں۔ وہ بابو محمد عثمان صاحب احمدی رحمت منزل۔ احاطہ خام فقیر محمد خان۔ لکھنؤ سے خط وکتابت فرمائیں۔ مولوی صاحب کے نام خط نہ لکھیں ؛ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

ضرورت

ایک ریاست میں جدید مسلم ہائی سکول کے لئے استادوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند گریجویٹ ایف۔ اے۔ انٹرنس پاس۔ اور منشی فاضل ہوں۔ درخواستیں معہ نقول اسناد بہت جلد ناظر تعلیم وتربیت قادیان کے نام بھیجدیں۔ سرنامہ خالی چھوڑ دیا جائے۔ ٹرینڈ کو ترجیح دی جائیگی ؛ (ناظر تعلیم وتربیت)

ضرورت استاد

ایک ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو کہ شریف چال چلن ہو۔ اور بچوں کو اینگلو ورنیکلر مڈل تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل

دورہ انسپکٹر صاحب تربیت

احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع ہوشیارپور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا برکت علی صاحب انسپکٹر تربیت کو آپ کے علاقہ کی جماعتوں کے دورہ کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اور جملہ سکرٹری صاحبان و دیگر احباب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کے کام میں ہر طرح سے مدد فرمائینگے۔ نیز مرکزی ہدایات کے ماتحت اور مشورہ احباب سے جو جو باتیں وہ ہر مقامی جماعت کی علمی اور عملی اور اخلاقی حالت کی بہتری وترقی کے لئے تجویز کریں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پوری کوشش دسعی فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ (ناظر تعلیم وتربیت۔ قادیان)

ہندوستان کی خبریں

——— بمبئی۔ ۱۴ جون۔ کانگریس والنٹیر ہر روز ہزاروں کی تعداد میں اس مطلب کے اشتہارات پولیس میں تقسیم کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہموطنوں پر لاٹھیاں چلانے سے احتراز کریں۔ اور اپنی ملازمت سے مستعفی ہو کر قومی تحریک میں شامل ہو جائیں۔ پولیس نے مرفتہ ۵ گرفتاریاں کی ہیں۔

——— شملہ۔ ۱۵ جون۔ مسٹر ہیگ ہوم ممبر گورنمنٹ ہند جو بمبئی میں صورت حالات کا ملاحظہ کرنے گئے تھے۔ شملہ واپس آ گئے ہیں۔

——— سٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سائمن کمیشن کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے۔ ایک درجن قابل انگریزوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر سر جان کیر بتائے گئے ہیں۔ ملٹری کے نمائندہ جنرل سر جارج بارد ہونگے۔ مسٹر جے اے ریچ (تعلیم) بھی اس کمیٹی کے ممبر ہونگے۔ سر جیمز نکین زمینداروں کی نمائندگی کرینگے۔

——— اوٹاکمنڈ۔ ۱۵ جون۔ سر فضل حسین ایجوکیشنل ممبر گورنمنٹ ہند اقوام کی لیگ کے آئندہ اجلاس میں بطور ڈیلیگیٹ شریک ہونے کے لئے اب جنیوا نہیں جائینگے آپ کی جگہ سر حبیب اللہ چنے گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سر پیٹرو اور سر محمد حبیب اللہ گول میز کانفرنس میں بھی شریک ہونگے۔

——— ڈھاکہ۔ ۱۴ جون۔ ہندوؤں نے حکومت کی مقرر کردہ تحقیقاتی کمیٹی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

——— پٹنہ۔ ۱۴ جون۔ سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے زمیندار تمام صوبہ میں امن سبھائیں قائم کرنے میں مشغول ہیں۔

——— دہلی۔ ۱۳ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ سے زیر دفعہ ۱۰۸ ایک وارنٹ لے کر پولیس نے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو گرفتار کرنے کے لئے آج صبح جمعیۃ العلماء کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ مگر مولوی صاحب پرسوں سے یہاں سے جا چکے تھے۔

——— شملہ۔ ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس پر اندازاً ۶½ لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ اور لندن میں جو ڈیلیگیٹ جائیں گے۔ ان کی تعداد ۶۲ ہو گی۔ پچاس برطانوی ہند اور باقی دیسی ریاستوں کے۔ چند دنوں میں ۶½ لاکھ روپیہ کی رقم کی منظوری کا بل اسمبلی میں پیش ہوگا۔

——— شملہ۔ ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اس امر کا ارادہ رکھتی ہے۔ کہ اسمبلی کی اس کمیٹی سے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں پولیس کی طاقت مضبوط بنانے کے لئے اخراجات کے واسطے ۲½ لاکھ روپیہ کی منظوری حاصل کرے۔

——— پشاور۔ ۱۴ جون۔ مہمند کے علاقہ میں بالکل امن و امان ہے۔ حاجی ترنگ زئی اب صلح کے لئے جرگہ منعقد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چونکہ غاروں میں سخت تپش پڑ رہی ہے۔ اس لئے آدمی اس کو چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔

——— لاہور۔ ۱۲ جون۔ جلالۃ الملک نادر شاہ نے افغانی علم تبدیل کر دیا ہے۔ سابقہ جھنڈا جسے امان اللہ خان نے تجویز کیا تھا۔ اس میں سیاہ کپڑے پر سفید رنگ کا ہلال اور ایک مسجد کی تصویر بنائی گئی تھی۔ جدید علم میں سیاہ۔ سرخ۔ اور سفید تین رنگوں کی دھاریاں بنائی گئی ہیں۔ اور مرکز میں ہلال اور مسجد کی تصویر دی گئی ہے۔

——— اجمیر ماروا‌ڑہ کے صوبہ میں تخویف مجرمانہ کے ہنگامی قانون کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

——— لاہور۔ ۱۴ جون۔ لالہ گنپت رائے بی۔ اے نیشنل جائنٹ ایڈیٹر اخبار "بندے ماترم" کو ایک مغویانہ تقریر کے لئے جو انہوں نے ۱۰ ارسی کو بریڈ لاہال میں کی تھی۔ گرفتار کر لیا گیا۔

——— مدراس۔ ۱۳ جون۔ حکومت کی موجودہ پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر پنڈت ودیا ساگر پانڈے نے اسمبلی کی ممبری سے استعفاء دیدیا ہے۔

——— سرگودھا۔ پانچواں ستیاگرہی جتھا جو ۲۵ اصحاب پر مشتمل تھا۔ اور امرتسر سے پشاور جا رہا تھا۔ کل یہاں پہونچا اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔

——— شملہ۔ ۱۶ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل با جلاس کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی کا عام انتخاب ستمبر ۱۹۳۰ء میں ہو۔ انتخاب کی تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔

——— لاہور۔ ۱۴ جون۔ آج مسٹر جسٹس جے لال نے پروفیسر اندر کو رہا کر دیا۔ جتنی سزا وہ بھگت چکے ہیں۔ وہ کافی سمجھی گئی ہے۔

——— شملہ۔ ۱۶ جون۔ فرنٹیر میں زائد پولیس رکھنے کے لئے ۰۰۰،۰۰،۱۲ روپیہ کی منظوری کا سوال اسمبلی میں جلد پیش ہوگا۔ ۸۵ ہیڈ کنسٹبل اور ۱۴۰۰ کنسٹبل فی الحال چھ ماہ کے لئے رکھے جائینگے۔

——— امرتسر۔ ۱۶ جون۔ غازی عبدالرحمن کو پنجاب وار کونسل کا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے۔

——— امرتسر۔ ۱۶ جون۔ میونسپل کمیٹی نے تانگہ والوں کو خاکی کھدر کی وردیاں پہننے کی اجازت دیدی ہے۔

——— امرتسر۔ ۱۶ جون۔ سیشن جج نے ایک ہندو سوڈا والا کے قتل کے مقدمہ میں تین مسلمانوں کو پھانسی کی سزا دی۔ اور دو کو بری کر دیا۔

——— شملہ۔ ۱۶ جون۔ کل بذریعہ ہوائی جہاز سائمن کمیشن کی رپورٹ کے دوسرے حصہ کی چھ سو جلدیں یہاں پہونچ گئیں۔

——— امرتسر۔ ۱۶ جون۔ وار کونسل اور غیر ملکی کپڑے کے تاجروں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس لئے آج قریباً چار سو والنٹیر جن میں ہندو اور مسلمان عورتیں بھی شامل ہیں تمام مارکیٹوں اور دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے لئے کھڑے کر دیئے گئے۔ کاروبار بالکل بند ہے۔

——— لاہور۔ ۱۶ جون۔ ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب آج عمل میں آیا۔ صدارت کے دو امیدوار تھے۔ رائے بہادر سر ڈاکٹر موتی ساگر اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ بیرسٹر۔ ڈاکٹر نارنگ صدر منتخب ہوئے۔ اور سکرٹری شپ کا عہدہ ملک جیون لال صاحب کپور بیرسٹر کو دیا گیا۔

——— ڈھاکہ۔ ۱۶ جون۔ پرسوں رات فرش گنج میں ایک بم پھٹا۔ اور ایک مدن موہن باسک روڈ پر۔ کسی قسم کا نقصان جان و مال نہیں ہوا۔ شہر اس وقت اجاڑ نظر آتا ہے۔ دکانیں ابھی تک کھلی نہیں ہیں۔ لوگ شہر چھوڑ رہے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

——— دی اٹنا پولیس نے ایک سازش کا انکشاف کر کے چند صندوقوں پر قبضہ کیا۔ جو فلسطین کو جا رہے تھے۔ ان صندوقوں میں بہت سا اسلحہ تھا۔ جو صیہونیوں کے لئے بھیجا جا رہا تھا۔

——— ایمسٹرڈم۔ ۱۴ جون۔ ایک ہوا باز آلہ پرواز کو لے کر ۸۵۰۰ فٹ کی بلندی پر گیا۔ وہاں اس نے ۴۰ من برف جو خوب پسا ہوا تھا۔ پھیلا دیا۔ جس کی وجہ سے بخارات آبی میں بوجھ پیدا ہو گیا۔ اور ایمسٹرڈم کے قرب و جوار میں خوب بارش ہوئی۔

——— ماسکو۔ ۱۵ جون۔ ایک سکول میں سینما دکھایا جا رہا تھا۔ کہ فلم میں آگ لگ گئی۔ اور والدین کی انتہائی کوشش اور دوڑ دھوپ کے باوجود ۲۸ بچے جل کر راکھ ہو گئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا